سوال

(615) پہچان کےلیے جانوروں اور مویشیوں کو داغ لگانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فقہ میں ایسے دلائل موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جانوروں اور مویشیوں کے چہروں پر داغ لگانا حرام ہے لیکن ہم بادیہ نشین لوگ اپنے جانوروں کو داغ لگانے پر مجبور ہیں تاکہ وہ چراگاہ میں دوسرے لوگوں کے جانوروں کے ساتھ خلط ملط نہ ہوجائیں اور پھر اس طرح کے داغ لگے ہوئے جانوروں کا چوروں کےلیے چرانا اور انہیں فروخت کرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ توکیا ان صورتوں میں جانوروں کو داغ لگانا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں سوال میں مذکور اغراض کےلیے جانوروں کو داغ لگانا جائز ہے بشرطیکہ داغ چہرے پر نہ لگایا جائے کیونکہ امام بخاری و مسلم رحمۃ اللہ نے اپنی اپنی صحیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے ہاتھ میں داغ لگانے والا آلہ تھا، جس کے ساتھ آپ صدقہ کے اونٹوں کو داغ لگا رہے تھے۔ ((صحیح البخاری، الزکاۃ، باب وسم الامام ابل، حدیث 1502 و صحیح مسلم، اللباس، باب جواز وسم الحیوان، حدیث 2119)) احمد اور ابن ماجہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بکریوں کے کانوں پر داغ لگا رہے تھے۔ (مسند احمد، 3 171 وسنن ابن ماجہ، اللباس، باب لبس الصوف، حدیث 3565) جہاں تک چہرے پر داغ لگانے کا تعلق ہے، تو یہ جائز نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے (صحیح مسلم، اللباس، باب النہی عن ضرب الحیوان فی وجہہ، حدیث 2117،2116)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص469